مردوں کے نام عورتوں کے خانوں میں لکھ دیئے جائیں جس سے اقلیتوں کی صحیح تعداد یقیناً متاثر ہوگی۔

مردم شماری میں ناموں کے علاوہ اور بہت سی معلومات بھی پوچھی جائیں گی۔ یہ ممکن ہے کہ کچھ لوگ یہ معلومات فراہم کرتے ہوئے ہچکچائیں' لیکن درست معلومات فراہم کیے بغیر درست اعداد و شمار اور صورت حال کا حصول ناممکن ہوگا۔ (آفتاب الیگزیڈر مغل - پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" - ۱۵ تا ۲۸ فروری ۱۹۹۸ء)

تاجکستان: "مقامی زبانیں جاننے والے پادریوں کی ضرورت ہے۔"

اگرچہ مدرٹریضہ کی تنظیم "مشنریز آف چیرٹی"(Missionaries of Charity) سے وابستہ "بہنیں" گزشتہ چھ برس سے تاجکستان کے دارالحکومت دوشنبے میں کام کررہی ہیں' تاہم گزشتہ برس کے آخر میں فادر جان کارلوس اویلا کو کیتھولک چرچ کی جانب سے تاجکستان کا کلیسیائی سپرییرٔ بنا کر بھیجا گیا۔ پہلے وہ قازان (روس) میں کام کر رہے تھے' ۳ نومبر کو دوشنبے پہنچے۔ ان کی جانب سے تیار کردہ مشنری رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۱۹۹۱ء میں حصول آزادی کے فوراً بعد مختلف سیاسی گروہوں کے درمیان کشمکش' اور اکثر پرتشدد کشمکش' شروع ہوگئی جس پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے تعاون سے بین الاقوامی برادری قابو پانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ مشنریز آف چیرٹی اور سابق پیرلش پادری فادر جیرونیمو میسمر نے مقامی آبادی کے ساتھ یہ المناک وقت گزارا اور جرات مندی کے ساتھ مسیحی خدمت اور دعا سے کام لیا۔ فادر جیرونیمو میسمر کا زیادہ تر کام تاجکستان کی جرمن آبادی کے درمیان تھا۔ جرمنوں کے نقل مکانی کرنے کے ساتھ وہ بھی ملک چھوڑ گئے ہیں۔

فادر جان کارلوس کی اطلاع کے مطابق دوشنبے کی سڑکوں پر بھکاری' ضرورت مند بچے اور بوڑھے دکھائی دیتے ہیں۔ بوڑھے افراد کی پنشن صرف تین سو تاجک روبل ہے' جب کہ ایک کلو روٹی کی قیمت ایک سو تاجک روبل سے کم نہیں۔ "وہ کیسے زندگی گزارتے ہیں؟ اس کی وضاحت مشکل ہے۔ صرف بائبل کے مطالعے سے صورت حال واضح ہوسکتی ہے' کیوں کہ حساب کتاب اور ازحد معمولی پنشن کا معمول کے اخراجات سے کوئی تعلق نہیں۔ "مشنریز آف جیرٹی" غریبوں' معذوروں اور یتیموں کے درمیان کام کر رہی ہیں۔ اتوار کے روز وہ تقریباً بیس بچوں کو کھانا مہیا

کرتی ہیں۔

تاجکستان سے روسی اور جرمن آبادی کے ترک سکونت کرجانے سے آبادی کی صورت حال بہت غیر متوازن ہوگئی ہے۔ تربیت یافتہ اساتذہ' ڈاکٹروں' انجنیروں اور ماہر کارکنوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ بچوں کی ایک بڑی فیصد تعداد سکول نہیں جاتی۔ ملک کے وسطی علاقے پر حزب اختلاف کا قبضہ ہے اور وہ ایران یا افغانستان کی طرز کی مسلم جمہوریہ کی تشکیل پر زور دیتی ہے۔ فادر جان کارلوس پراعتماد ہیں کہ "افغانستان' ایران اور عراق میں مشنری کاموں کے لیے تاجکستان مرکز کا کام دے سکتا ہے۔ اس وقت ایسے پادریوں کی ضرورت ہے جو مقامی زبانوں سے واقف ہوں' تاکہ سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھا سکیں۔" (اومنس ٹیرا' دسمبر ۱۹۹۷ء)

فلسطین: "پاپائی وفد" کی پچاسویں سالگرہ پر ویٹی کن کا پیغام

۱۸ فروری ۱۹۹۷ء کو یروشلم (فلسطین) میں پاپائی وفد کی موجودگی کو پچاس برس پورے ہوگئے ہیں۔ اس موقع پر ویٹی کن میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا اور پوپ جان پال دوم کی جانب سے ویٹی کن کے سیکرٹری آف سٹیٹ کارڈینل اینجلو سوڈانو نے ایک خط جاری کیا۔

ویٹی کن بالعموم ان ملکوں میں "پاپائی وفد" تعینات کرتا ہے جن سے اس کے سفارتی تعلقات نہیں ہوتے۔ یہ وفد متعلقہ ملکوں میں کیتھولک برادریوں کے لیے پوپ کے نمائندہ سمجھے جاتے ہیں جو مقامی چرچ کے حالات سے ویٹی کن کو آگاہ رکھتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے خطے میں تبدیلیوں اور ۱۹۹۱ء میں جاری ہونے والے عمل سے واقعی "امن کی امید" پیدا ہوئی تو ویٹی کن نے اردن اور اسرائیل سے مکمل سفارتی تعلقات استوار کرلیے تھے۔

اگرچہ اس سے نئی صورت حال پر رائے دینے کے حوالے سے پاپائی وفد کی ذمہ داریاں کم ہوگئی ہیں' تاہم پوپ جان پال دوم نے "پاپائی وفد" کو "ویٹی کن کی اس توجہ اور محبت" کی علامت کے طور پر قائم رکھا ہے "جس سے وہ مقامی کیتھولک برادری کو دیکھتے ہیں' اور پوپ ہر وقت جس کے قریب رہنے کی خواہش رکھتے ہیں۔" کارڈینل سوڈانو نے کہا ہے کہ "اس نازک دور میں جب اسرائیلی اور فلسطینی امن و سلامتی کے ساتھ باہم اکٹھے رہنے اور ایک قابل قبول مستقبل کی تلاش میں مشکلات محسوس کررہے ہیں' پوپ نے پاپائی وفد کی تائید کی ہے۔" یہ بات ازحد اہم ہے کہ پاپائی نمائندہ "یروشلم کے مقدس شہر میں مقیم ہے جو بنی نوع انسان کے ایک